السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآنی آیات کے جمع متکلم کے صیغوں کو واحد متکلم کے صیغوں میں تبدیل کرلینا کیا حکم رکھتا ہے؟ مذکورہ کتاب کے صفحہ نمبر ۵۱۱ حدیث نمبر ۸۶۵ میں قرآنی آیت : رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا ...الخ صیغہ واحد متکلم میں موجود ہے۔ (حدیث کی سند پر غور فرمائیں اور مسئلہ کی وضاحت فرمائیں۔ کیا دوسری آیت میں بھی ایسے صیغہ واحد متکلم بنایا جاسکتا ہے۔ (سلیم اللہ زمان عربی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول رائے ونڈ لاہور سٹی) (۲۰ نومبر ۱۹۹۲ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں مشارٌالیہ روایت جو قرآنی آیات میں صیغوں کی تبدیلی کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔ وہ ضعیف اور ناقابلِ حجت ہے کیوں کہ اس میں عبداللہ بن الولید بن قیس التجیبی المصری ضعیف راوی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(لَیِّنُ الحَدِیث وَلَہٗ عِندَ أَبِی دَاوُد حَدِیثٌ وَاحِدٌ فِی الدُّعَاءِ إِذَا استَیقَظ وَضَعَّفَہُ الدَّارُ قُطنِیُّ' (تقریب، ۱/۴۵۹، تہذیب: ۶/۶۹'

اور علامہ البانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

(وَإِسنَادُہٗ ضَعِیفٌ فِیہِ عَبدُ اللّٰہِ بنِ الوَلِیدِ وَہُوَ المِصرِیّ وَہُوَ لَیِّنُ الحَدِیثِ کَمَا فِی التَّقرِیبِ' (مشکوٰة: ۱/۳۸۲، رقم الحدیث: ۱۲۱۴'

(عمل الیوم واللیلة، ص: ۲۵۵، رقم الحدیث: ۸۷۱۔ اور عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ص: ۲۷۶، رقم الحدیث: ۷۶۱۔ اور سنن ابوداؤد باب مَا یَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا تَعَارَ مِنَ اللَّیلِ، مَعَ عون المعبود (۴/۴۷۴

نیز صاحب ''المرعاة'' فرماتے ہیں:

'وَأَخرَجَہٗ أَیضًا النَّسَائِیُّ وَابنُ حِبَان وَالحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ وَابنُ مَردُوَیہ وَابنُ السنِّی فِی عَمَلِ الیَومِ وَاللَّیلَةِ: ج: ۲، ص: ۱۶۷۔'

یاد رہے تمام ائمہ کے ہاں اس حدیث کا مدار عبداللہ بن الولید پر ہے اور وہ ضعیف ہے۔ لہٰذا حدیث ضعیف ٹھہری۔

مسئلہ ہذا میں کوئی صحیح واضح نص ایسی نگاہ سے نہیں گزری جو قرآنی آیات میں صیغوں کی تبدیلی کے جواز پر دال ہو۔ لہٰذا بلا دلیل ایسے اقدام سے احتیاط میں ہی راہِ سلامتی ہے۔ اور اسی کو اختیار کرنا چاہیے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، تلاوۃِ قرآن: صفحہ: 550

محدث فتویٰ